باب۔ 06

کائنات اسلام کی نظر میں

Islamic Philosophy for the Universe

- تمہید:

سائنس ، نظام کائنات کو تفصیل سے جاننے اور سمجھنے میں تو مصروف ہے لیکن اپنی اس تحقیق میں خالقِ کائنات کے موضوع کو نہیں چھیڑتی۔ البتہ اس پر کام کرنے والے بڑے اور نامور سائنسدانوں کی اکثریت کے بیانات سے ان کا یہ اعتراف سامنے آتا ہے کہ اس کائنات کا ایک خالق ہے جو قادرِ مطلق ہے اور عظیم تر ہے۔ وہی ہستی تمام موجودات پر حکمرانی کر رہی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس کائنات میں جو توازن موجود ہے وہ نہایت ہی قابل غور ہے۔ اور قوانین فطرت میں واضح طور پر ایک روح ضرور موجود ہے۔

کائنات اور اس سے متعلق اشیاء کی تحقیق کرنے والے حکماء یاPhilosophers کہلاتے ہیں۔ یہ چار قسم کے ہوتے ہیں۔ (1)صوفی: یہ ریاضتِ نفس اور قوتِ روحانی سے ادراکِ حقائق کرتے ہیں۔ (2)متکلم: ان کی تحقیقات کا دارومدار عقل اور دلیل پر ہوتا ہے۔ (3) اشراقی یعنی Theosophists : یہ ذاتی کشف وریاضت سے حقائق معلوم کرتے ہیں۔ (4)مشائی یعنی Philosophers: ان کی تحقیقات عقل و دلیل پر مبنی ہوتی ہیں۔ یوں صوفی کا مقابلہ اشراقی سے ہے اور متکلم کا مشائی سے۔ اہم بات یہ ہے کہ صوفی اور متکلم دونوں نورِ نبوت سے دیکھتے اور سمجھتے ہیں۔ لیکن ان دونوں میں سے اگر کوئی قرآن مجید اور حدیث شریف کے خلاف ایک لفظ بھی نکالے تو وہ حدودِ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ پس صوفی اشراقی ہو جائے گا اور متکلم، مشائی بن جائے گا۔

کائنات کی تخلیق کس نے کی ۔۔؟ اس سوال پر یا تو دنیا کے مذاہب نے غور کیا یا خود خالقِ کائنات نے اپنے ہزاروں نبیوں (یعنی خبر دینے والوں) کے ذریعے اپنے آپ کو روشناس کرایا۔ چار مذاہب ایسے ہیں جن میں خالق نے اپنے رسولوں (یعنی پیغام پہنچانے والوں) پر اپنی آسمانی کتابیں بھی نازل کیں۔ ان میں اسلام کے علاوہ عیسائی اور یہودی مذاہب نمایاں ہیں۔ اسلام نے توحید یعنی ایک خالق کی تعلیم دی۔ سکھ مذہب بھی خدا ہی کو خالقِ کائنات مانتا ہے۔ تاہم کچھ مذاہب کئی خدا کے ماننے والے بھی ہیں جیسے ہندو مذہب اور بدھ مذہب وغیرہ۔

- **خالق کائنات:**

گذشتہ ابواب میں مذکورہ سائنس کی تحقیقات سے پتہ چلا کہ کائنات میں پائی جانے والی تمام اکائیاں یا موجود تمام اجسام مادّے سے بنے ہیں۔ چناں چہ ان کا بنانے والا بھی ضرور کوئی ہونا چاہیے۔۔۔ پھر مادّے کی خصوصیت ہے کہ ساکن مادّہ، ہمیشہ ساکن رہتا ہے جب تک کہ کوئی اسے متحرک نہ کرے۔ اور متحرک مادّہ، ہمیشہ متحرک ہی رہتا ہے تاوقت یہ کہ اسے کوئی ساکن نہ کرے تو پھر دنیا میں یہ جو حرکت ہے اور اس کی جو برکت ہے، اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی عظیم ہستی یقیناً کارفرما ہے۔۔۔ پھر یہ بھی کہ تمام کائنات ایک مضبوط نظام پر قائم ہے اور اس میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ مکمل قوانین کے تحت ہو رہا ہے۔ چناں چہ اس نظام کا بھی ایک مرکز ضرور ہونا چاہیے کہ جس کے ہاتھوں میں اِس کا کنٹرول ہو۔

مذہب اسلام، جو آج کا جدید ترین یعنی Modern Religion ہے، کے مطابق اس کائنات کا خالق "اللہ" ہے۔ قرآن کہتا ہے، وَلِلَّـهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَاللَّـهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، یعنی اللہ زمین اور آسمانوں کا اور اُن سب چیزوں کا مالک ہے جو ان کے درمیان پائی جاتی ہیں، وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، اور اس کی قدرت ہر چیز پر حاوی ہے، (المائدہ:17)۔ اس میں جو حرکت ہے سب اسی کے دم سے ہے۔ اور "اللہ" ہی اس کا مستقل نگہبان ہے۔ تَبَارَكَ اللَّـهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ، یعنی بڑا بابرکت ہے اللہ، جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے، (الاعراف:54)۔

- **کائنات اسلام کی رُو سے:**

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو تدریجاً بنایا۔ اس بارے میں اس کا ارشاد ہے۔ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّـهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ، یعنی بے شک تمھارا رب تو وہی ہے جس نے چھے دن میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، پھر عرش حکومت (تخت سلطنت) پر جلوہ گر ہوا، رات پر دن کا نور چھا جاتا ہے تو رات بھی دن کو کب چھوڑتی ہے، پیچھے پیچھے دوڑی چلی آتی ہے، رات دن کے اصل سبب سورج، چاند اور ستاروں کو اپنے تحتِ حکم اور مسخر بنا رکھا ہے، پیدا کرنا بھی اسی کا کام ہے اور حکم دینا بھی اسی کا کام ہے (الاعراف:54)۔۔۔ مفسرین قرآن اور صوفیائے کرام ان چھے دنوں کو تخلیق کے چھے درجات یعنی چھے Steps سے تعبیر کرتے ہیں۔ (1) اعیان ثابتہ یعنی معلوماتِ الٰہیہ (2) حقائق اشیا یعنی اسمائے الٰہی کی تجلی (3) کن فیکون کے بعد عالم ارواح (4) عالم مثال (5) عالم شہادت اور (6) انسان۔۔۔ ان تمام درجات کو کچھ دیگر تفصیلات کے ساتھ اگلے صفحے پر ایک مختصر خاکے کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔

موجود

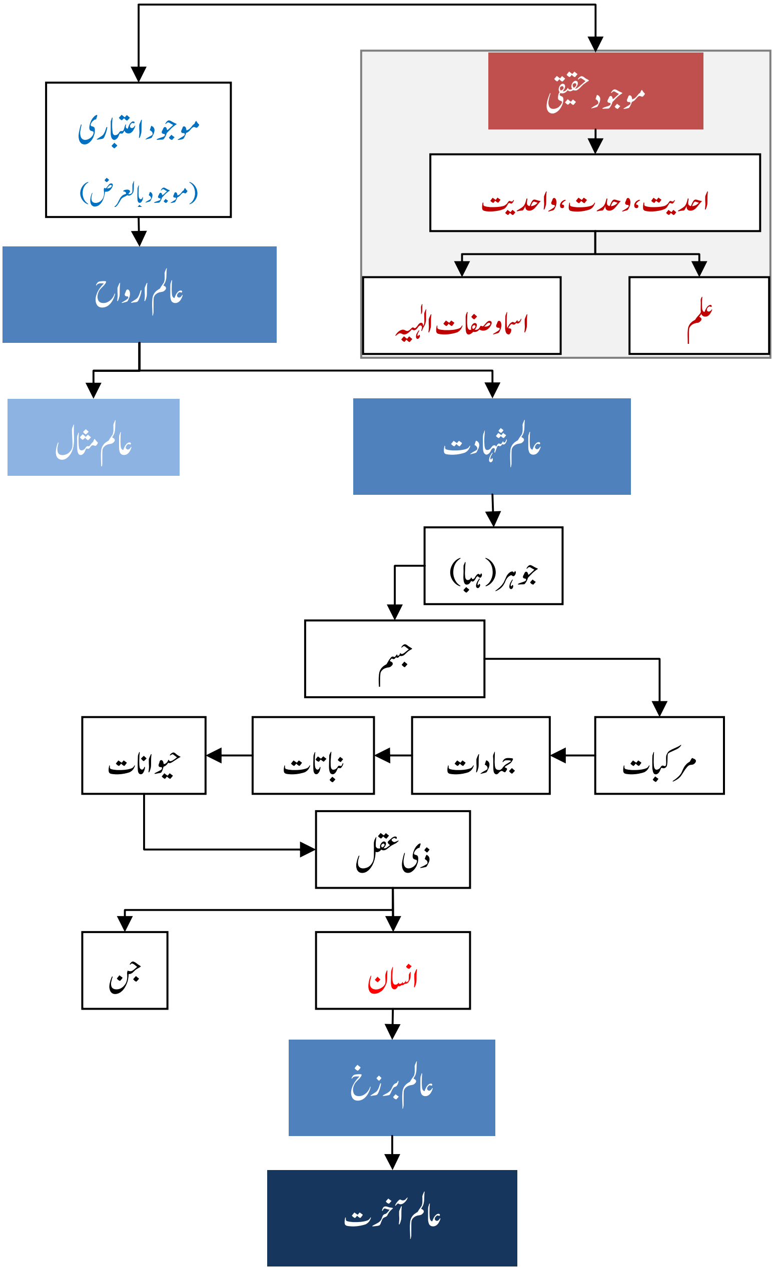

کائنات کا ایک مختصر خاکہ

ابن عربیؒ پہلے مسلمان مفکر ہیں جنھوں نے "حقیقتِ الٰہی" کے بارے میں ایک مکمل نظریہ پیش کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ حقیقتِ الٰہی، کائنات میں ایک معقول اور زندہ اصل ہے، یعنی حق تعالیٰ تمام اشیا میں جلوہ گر ہے۔ اسے ابنِ عربیؒ 'حقیقت الحقائق' کا نام دیتے ہیں۔ یاد رہے کہ حقیقت کا استعمال مجاز کے مقابل ہوتا ہے۔ ہر شئے میں حقیقت سے مراد "باطن" اور مجاز سے مراد "ظاہر" ہوا کرتی ہے۔ مثلاً :

عالم شہادت مجاز یا Illusion ہے جس کے مقابلہ میں عالم مثال حقیقت یا Reality ہے۔

اور عالم مثال Illusion ہے جس کے مقابلہ میں عالم ارواح Reality ہے۔

اور عالم ارواح Illusion ہے جس کے مقابلہ میں عالم اعیان Reality ہے۔

اور عالم اعیان Illusion ہے جس کے مقابلہ میں علم Reality ہے۔

اور علم Illusion ہے جس کے مقابلے میں ذات، Reality ہے۔

اور چوں کہ ذات، مبدع یعنی Creator ہے ہر چیز کا، لہٰذا وہی "حقیقت الحقائق" ہے۔۔۔ اور وہ اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ ذاتِ حق ہے۔

حکیم بو علی سینا ایسے مسلمان عالم اور دانشور ہیں جنہوں نے پہلی بار سائنس اور تصوف کو ہم آہنگ کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ روح اور جسم کی دو الگ حیثیتیں ہیں۔ روح مادّے کی نہیں بلکہ صورت کی ایک قسم ہے۔ اور جسم روح کے بغیر بے کار ہے۔ روح جسم کے تابع نہیں بلکہ اسے اپنا ادراک حاصل ہے۔ عقل اس کا ایک ملکہ (strength of intellect) ہے۔ جسم ایک خاص عمر کے بعد زوال پذیر ہو جاتا ہے جب کہ روح اور عقل میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔۔۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مادّہ صورت رکھتا ہے اور ہر صورت کے لیے مادّہ ہونا لازمی ہے۔ چناں چہ وہ ایک دوسرے کے لیے علّت یعنی Reason کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ابن سینا، علّت کی مختلف اقسام بتاتے ہیں۔ جیسے علّت مادّی، علّت ظاہری، علّت صوری اور علّت غائی (Final Reason)۔ وہ کہتے ہیں کہ ان سب کے علاوہ ایک اور علّت، علّت حرکی یعنی Pertaining to Motion بھی ہے جو پہلی تمام علّتوں کو متحرک کرتی ہے۔ یہ "علّت العلل" یعنی سببوں کا سبب ہے۔ اسی آخری علّت سے تمام علّتیں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔۔۔ اور یہی دراصل "خدا" ہے۔

Sadiqui Publications